مختصر
احکامِ نماز

أبو عبد الرحمن
محمد رفیق طاہر

مکتبة أهل الحدیث
www.ahlulhdeeth.net

حقوق الطبعة محفوظة

نام کتاب:.................. مختصر صحیح نماز نبوی

مؤلف:..................... مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ

کمپوزنگ:.................. ابو عبداللہ آزادؔ

ناشر:...................... مکتبۃ اہل الحدیث ملتان

اشاعت اولی:................ ۱۴۳۳ سنہ

تعداد:..................... ۱۱۰۰

قیمت:...................... روپے

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	وضوء کا بیان	۵
۲	غسل کے مسائل	۷
۳	مسواک کا بیان	8
۴	تیمم کا بیان	9
۵	مساجد کے مسائل	۱۰
۶	اوقات نماز	۱۲
۷	اذان واقامت	۱۳
۸	قبلہ اور سترہ کے مسائل	۱۵
۹	جماعت کا بیان	۱۶
۱۰	امامت کا بیان	۱۷
۱۱	مقتدی کے مسائل	۱۸
۱۲	صف بندی کا بیان	۱۹
۱۳	نماز میں خشوع کا بیان	۲۰
۱۴	کیفیت نماز نبوی	۲۱
	قیام کا بیان	۲۱
۱۵	رکوع کا بیان	۲۴
۱۶	قومہ کا بیان	۲۵

۱۷	سجدے کا بیان	۲۶
۱۸	جلسہ کا بیان	۲۷
۱۹	دوسری رکعت	۲۸
۲۰	درمیانہ تشہد	۲۹
	آخری تشہد	۳۰
	تشہد کے الفاظ	۳۱
	درود شریف	۳۱
	سلام سے قبل کی دعائیں	۳۲
	سلام کا بیان	۳۲
	سلام کے بعد کے مسنون اذکار	۳۳
	قیام اللیل وصلاۃ الوتر	۳۵
	نمازوں کی رکعات کا بیان	۳۸
	خواتین کے مسائل	۴۰
	نماز میں جائز امور	۴۱

وضو کا بیان:

1. بغیر وضوء کے نماز نہیں ہوتی۔ [۱]
2. وضوء کے لیے نیت کا ہونا ضروری ہے۔ [۲]
3. بسم اللہ پڑھ کر وضوء شروع کریں۔ [۳]
4. سب سے پہلے اپنے دونوں ہاتھوں کو دھوئیں۔ [۴]
5. دائیں جانب سے وضوء کے تمام اعضاء کو دھونے کا آغاز کریں۔ [۵]
6. ایک چلو میں پانی لیں اور اس کا کچھ حصہ کلی کرنے کے لیے منہ میں ڈالیں اور کچھ ناک میں۔ [٦]
7. ناک میں اچھی طرح پانی چڑھائیں۔ [۷]
8. ناک کو جھاڑیں۔ [۸]
9. پھر چہرے کو دھوئیں۔ [۹]
10. چہرے کو دونوں ہاتھوں سے دھوئیں۔ [۱۰]

---

(۱) مسلم ۔ كتاب الطهارة ۔ باب وجوب الطهارة للصلاة۔ ح: ۲۲۴
(۲) بخاری۔كتاب بدء الوحی۔ باب بدء الوحی۔ ح: ۱
(۳) ترمذی ۔ ابواب الطهارة عن رسول اللهﷺ ۔ باب ماجاء فی التسمية عند الوضوء۔ ح: ۲۵
(٤) بخاری۔كتاب الوضوء۔ باب الاستجمار وتراً۔ ح: ۱٦۲
(٥) بخاری۔ كتاب الصلاة۔ باب التيمن فی دخول المسجد وغيره۔ ح: ۴۲٦
(٦) جامع الترمذي ۔ أبواب الطهارة ۔ باب المضمضة والإستنشاق من كف واحد۔ ح: ۲۸
(۷) ابوداؤد۔ كتاب الطهارة۔ باب فی الاستنثار۔ ح: ۱۴۲
(۸) بخاری۔كتاب الوضوء۔ باب الاستجمار وتراً۔ ح: ۱٦۲
(۹) المائدة۔ آیت : ٦
(۱۰) بخاری۔كتاب الوضوء۔ باب غسل الوجه باليدين من غرفة واحدة۔ ح: ۱۴۰

11 داڑھی کا خلال کریں۔[11]

12 آنکھوں کے کوئے (وہ حصہ جو ناک کی طرف ہوتا ہے) دھوئیں۔[12]

13 پھر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئیں۔[13]

14 اپنے ہاتھوں کی انگلیوں کا خلال کریں۔[14]

15 پھر مکمل سر کا مسح کریں۔[15]

16 سر کے مسح کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھوں کو سر کے ابتدائی حصہ (پیشانی) پر رکھیں۔ پھر ان کو پیچھے کی طرف لے جائیں اور وہاں سے پھر واپس لائیں۔[16]

17 کانوں کا بھی مسح کریں۔ کیونکہ حدیث میں آیا ہے: کان سر کا حصہ ہیں۔[17]

18 کانوں کا مسح اس طرح کریں کہ انگوٹھے کو کان کی لو کے ظاہری حصہ پر رکھیں اور شہادت والی انگلی کو لو کے اندرونی حصہ پر رکھ کر رستوں پر گھماتے ہوئے سوراخ تک پہنچا دیں۔ پھر انگلی کو باہر نکالے بغیر انگوٹھے کو نیچے سے اوپر کی طرف گھمائیں۔[18]

19 ٹخنوں سمیت پاؤں دھوئیں۔[19]

20 پاؤں کی انگلیوں کا خلال کریں۔[20]

---

(۱۱) ابوداؤد۔ کتاب الطهارة۔ باب تخليل اللحية۔ ح: ۱۴۵

(۱۲) ابوداؤد۔ کتاب الطهارة۔ باب صفة وضوء النبیﷺ۔ ح:

(۱۳) المائدة۔ آیت: ٦

(۱۴) ترمذی۔ ابواب الطهارة۔ باب ماجاء فی تخليل الأصابع۔ ح: ۳۹

(۱۵) المائدة۔ آیت: ٦

(۱۶) بخاری۔کتاب الوضوء۔ باب مسح الرأس كله۔ ح: ۱۸۵

(۱۷) المائدة۔ آیت: ٦۔۔۔ابوداؤد۔ کتاب الطهارة۔ باب صفة وضوء النبی۔ ح: ۱۳۴

(۱۸) نسائی۔ کتاب الطهارة۔ باب مسح الأذنين مع الرأس ۔ ح: ۱۰۲

(۱۹) المائدة۔ آیت: ٦

21 اس کے بعد یہ دعا پڑھیں: "«أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ»"[۲۱]

غسل کے مسائل:

1 احتلام، التقائے ختانین، منی کا بطریق شہوت نکل جانا، حیض، اور نفاس غسل کو واجب کر دیتا ہے۔

2 جب غسل جنابت کرنا ہو تو ہاتھ دھوئیں۔ پھر دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر پانی ڈال کر استنجاء کریں اور نجاست صاف کرنے کے بعد ہاتھ کو زمین پر رگڑیں۔ پھر وضوء کے طریقے کے مطابق ہاتھوں کو دھوئیں، کلی کریں، ناک میں پانی چڑھائیں، ناک جھاڑیں، چہرہ دھوئیں، دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئیں، انگلیوں کا خلال کریں اور پھر انگلیوں کو گیلا کر کے بالوں کی جڑوں میں داخل کریں اور سر کا خلال کریں۔ پھر سر پر تین دفعہ پانی ڈالیں اور اس کے بعد تمام جسم پر پانی بہائیں اور پھر اس جگہ سے علیحدہ ہو کر پاؤں دھو لیں۔[۲۲]

---

[۲۰] جامع الترمذی۔ ابواب الطهارة ۔ باب ما جاء فی تخليل الأصابع۔ ح: ۳۹

[۲۱] مسلم ۔ كتاب الطهارة۔ باب الذكر المستحب عقب الوضوء۔ ۲۳۴

[۲۲] صحیح بخاری۔ كتاب الغسل۔ باب الوضوء قبل الغسل۔ ح: ۲۴۸۔۔و باب تفريق الغسل والوضوء۔ ح: ۲۶۵۔۔و باب من أفرغ بيمينه على شماله في الغسل۔ ح: ۲۶۶۔۔۔ صحیح مسلم۔ كتاب الحيض۔ باب صفة غسل الجنابة۔ ح: ۳۱۶

3 رسول اللہ ﷺ سے غسل کے وضوء کے دوران سر اور کانوں کا مسح کرنا اور اسی جگہ پر پاؤں دھونا ثابت نہیں ہے۔(۲۳)

مسواک کا بیان:

1 رسول اللہ ﷺ نے ہر نماز کے ساتھ اور ہر وضوء کے ساتھ مسواک کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔(۲۴)

2 مسواک منہ کو صاف کرنے اور رب کو راضی کرنے والی ہے۔(۲۵)

3 مسواک کی لمبائی، موٹائی وغیرہ سنت سے ثابت نہیں ہے۔

4 مسواک کرتے وقت رسول اللہ ﷺ کی کیفیت یوں ہوتی تھی گویا کہ آپ ﷺ قے کر رہے ہوں۔(۲۶)

5 رسول اللہ ﷺ مسواک اپنی زبان مبارک پر بھی مارتے تھے۔(۲۷)

تیمم کا بیان:

---

(۲۳) نسائی۔ کتاب الغسل والتيمم۔ باب ترك مسح الرأس في الوضوء من الجنابة۔ ح: ۴۲۲، بخاری۔ کتاب الغسل ۔ باب تفريق الغسل والوضوء ح : ٢٦٥

(۲٤) بخاری۔ کتاب الجمعة۔ باب السواک یوم الجمعة۔ ح: ۸۸۷

(۲٥) نسائی ۔ کتاب الطهارة۔ باب الترغيب في السواک۔ ح: ٥

(۲٦) بخاری۔ کتاب الوضوء۔ باب السواک۔ ح: ۲۴۴

(۲۷) بخاری ۔ کتاب الوضوء۔ باب السواک۔ ح: ۲۴۶--- مسلم۔ کتاب الطهارة۔ باب السواک ۔ ح: ۲۵۴

1. پانی نہ ملنے کی صورت میں وضوء اور غسل کی جگہ تیمم کیا جا سکتا ہے۔[۲۸]
2. تیمم صعید طیب سے کریں۔[۲۹]
3. صعید صرف غبار والی مٹی کو ہی کہتے ہیں۔[۳۰]
4. تیمم کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہتھیلیوں کو ایک مرتبہ زمین پر ماریں۔ ان کو جھاڑیں۔ پھر اپنے بائیں ہاتھ کے ساتھ دائیں ہاتھ کا مسح کریں اور دائیں ہاتھ کے ساتھ بائیں ہاتھ کا۔ پھر ان دونوں کو اپنے چہرے پر پھیر لیں۔[۳۱]
5. تیمم میں ترتیب شرط یا ضروری نہیں ہے۔[۳۲]

مساجد کے مسائل:

1. مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں: ''«أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ» ''[۳۳]

---

(۲۸) المائدۃ۔ آیت: ٦
(۲۹) المائدۃ۔ آیت: ٦
(۳۰) لسان العرب لابن منظور۔ ۳/۲۵۴
(۳۱) بخاری، کتاب التیمم، باب التیمم، ح: 347، مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب التیمم۔ ح: ۳٦۸
(۳۲) بخاری۔ کتاب التیمم ۔ باب التیمم ضربۃ: ۳٤۷
(۳۳) مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا۔ باب ما یقول إذا دخل المسجد۔ ح: ۷۱۳

2. مسجد سے باہر نکلتے وقت یہ دعا پڑھیں: ''«أَعُوذُ بِاللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِسْمِ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ وَسَلِّمِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي ذُنُوبِي اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ»''(۳۴)

3. مسجد میں کچا پیاز، لہسن، مولی کھا کر اور بدبودار جرابیں پہن کر اور سگریٹ وغیرہ پی کر آنا منع ہے۔(۳۵)

4. رسول اللہ ﷺ نے گھروں میں مسجدیں بنانے کا حکم دیا اور ان کو پاک صاف کرنے اور خوشبودار رکھنے کا بھی حکم دیا ہے۔(۳۶)

5. مسجد میں دو رکعتیں پڑھے بغیر بیٹھنا منع ہے۔(۳۷)

6. مسجد نبوی میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مسجدوں کی نسبت ایک ہزار گنا فضیلت رکھتا ہے۔(۳۸)

7. مسجد حرام میں نماز پڑھنا ایک لاکھ گنا زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔(۳۹)

8. مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اسے دفن کر دیا جائے۔(۴۰)

---

(۳۴) شرح النووی علی مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا۔ باب ما یقول إذا دخل المسجد۔ تحت حدیث: ۷۱۳

(۳۵) صحیح مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب نہی من أکل ثوما أو بصلا أو کرثا أو نحوہا ما لہ۔ ح: ۵۶۴

(۳۶) جامع الترمذی۔ کتاب الجمعۃ عن رسول اللہ ﷺ ۔ باب ما ذکر فی تطییب المساجد۔ ح: ۵۹۴

(۳۷) بخاری۔ کتاب الجمعۃ۔ باب ماجاء فی التطوع۔ ح: ۱۱۶۷

(۳۸) صحیح بخاری۔ کتاب الجمعۃ۔ باب فضل الصلاۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ

(۳۹) مسند أحمد۔ ح: ۱۵۶۸۵

9. قبرستان،[41] روڑی (گندگی کے ڈھیر)، بول وبراز (قضائے حاجت) کی جگہ اور کسی بھی قسم کی ناپاک جگہوں،[42] اور اونٹوں کے باڑے[43] میں نماز پڑھنا منع ہے۔

10. مسجد میں جہادی مشقیں کرنا جائز ہے۔[44]

11. مسجد میں خیمہ لگانا جائز ہے۔[45]

12. جو شخص مسجد میں غیر ذوی العقول گم شدہ چیز کا اعلان کرے، اسے یہ بد دعا دیں:
«لَا رَدَّهَا اللّٰهُ عَلَيْكَ »[46]

13. مسجد میں تجارت کرنے والے کے لیے یوں بد دعا کریں: "«لَا أَرْبَحَ اللَّهُ تِجَارَتَكَ»[47]

14. مسجد میں اچھے اشعار پڑھنا جائز ہے۔[48]

اوقات نماز:

1. نماز مؤمنوں پر مقررہ وقت پر فرض کی گئی ہے۔[49]

---

(٤٠) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب کفارۃ البزاق فی المسجد۔ ح: ۴۱۵
(٤١) صحیح مسلم ۔ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا ۔ باب استحباب صلاۃ النافلۃ فی بیته۔ح۷۷۷
(٤٢) صحیح مسلم ۔ کتاب الطهارة ۔ باب وجوب غسل البول وغيره من النجاسات۔ح۲۸۵
(٤٣) صحیح مسلم ۔ کتاب الحیض ۔ باب الوضوء من لحوم الإبل ۔ح۳۶۰
(٤٤) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب أصحاب الحراب في المسجد۔ ح: ۴۵۵
(٤٥) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الخیمة فی المسجد للمرضی وغیرہم۔ ح: ۴۶۳
(٤٦) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب النهي عن نشد الضالة في المسجد۔ ح: ۵۶۸
(٤٧) سنن ترمذی۔ ابواب البیوع ۔ باب النهي عن البیع فی المسجد۔ ح: ۱۳۲۱
(٤٨) بخاری۔ کتاب بدء الخلق۔ باب ذکر الملائکة۔ ح: ۳۲۱۲
(٤٩) النساء۔ آیت : ۱۰۳

2. نمازِ فجر کا وقت طلوعِ صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے۔ (۵۰)

3. نمازِ ظہر کا وقت سورج کے زائل ہونے سے لے کر ہر چیز کا سایہ اس کی مثل ہونے تک ہے۔ (۵۱)

4. نماز عصر کا وقت سورج کے زرد ہونے تک ہے۔ (۵۲)

5. مغرب کی نماز کا وقت سورج کے غروب ہونے سے لے کر شفق (سرخی) کے غائب ہونے تک ہے۔ (۵۳)

6. عشاء کی نماز کا وقت غروب شفق سے لے کر آدھی رات تک ہے۔ (۵۴)

7. ایک سے زائد نمازیں قضا ہو جانے پر بالترتیب نمازیں ادا کریں۔ (۵۵)

8. جو آدمی نماز پڑھنا بھول جائے یا سویا رہے تو جب یاد آئے یا بیدار ہو، نماز ادا کر لے۔ (۵۶)

اذان واقامت:

1. جب نماز کا وقت ہو جائے تو قبلہ رو ہو کر اذان دیں۔ (۵۷)

---

(۵۰) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب أوقات الصلوات الخمس۔ ح: ٦١٢
(۵۱) حوالہ سابقہ
(۵۲) حوالہ سابقہ
(۵۳) حوالہ سابقہ
(۵۴) حوالہ سابقہ
(۵۵) بخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ ۔ باب من صلی بالناس جماعۃ بعد ذہاب الوقت۔ ح: ۵۹٦
(۵٦) سنن ترمذی۔ ابواب الصلاۃ ۔ باب ماجاء فی الرجل ینام عن الوتر أو ینساہ۔ ح: ۴٦۵
(۵۷) بخاری۔ کتاب الاذان ۔ باب بدء الأذان۔ ح: ٦۰۴ ، مسند السراج ۔ باب القول عند الأذان ح:٦١

2. نابینا آدمی اذان دے سکتا ہے۔[58]

3. اگر نماز کے وقت سب لوگ سوئے رہیں یا بھول جائیں تو بیدار ہونے پر یا یاد آنے پر اذان دیں اور اقامت کہہ کر باجماعت نماز ادا کریں۔[59]

4. عیدین کے لیے اذان نہیں دی جائے گی۔[60]

5. اذان ترجیعی (یعنی ڈبل) اور غیر ترجیعی (یعنی سنگل) دونوں طرح جائز ہے۔

6. غیر ترجیعی اذان کے الفاظ یہ ہیں:

"اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ[61]

اور ترجیعی اذان کے الفاظ یہ ہیں:

"اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ

---

(۵۸) بخاری۔ کتاب الأذان ۔ باب أذان الأعمى إذا كان له من يخبره۔ ح: ٦١٧

(۵۹) بخاری۔ کتاب التیمم۔ باب الصعيد الطيب وضوء المسلم يكفيه من الماء۔ ح: ٣٤٤

(٦٠) مسلم۔ کتاب صلاة العيدين۔ بابٌ۔ ح: ٨٨٥

(٦١) سنن أبي داود۔ كتاب الصلاة۔ باب كيف الأذان۔ ح: ٤٩٩

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ   أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ

أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللهِ

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ   حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ   حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ

اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ   لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ[٦٢]

7 صبح کی اذان میں "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد "**اَلصَّلَاةُ خَيْرٌ مِنَ النَّوْمِ**" دو مرتبہ کہیں۔[٦٣]

8 اذان سننے والا اذان کے جواب میں وہی الفاظ دہرائے، مگر "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کی جگہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ" کہے۔[٦٤]

9 اذان کے بعد درود پڑھیں اور پھر یہ دعا کریں: "**اللَّهُمَّ رَبَّ هَذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ، وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ، وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ**"[٦٥]

10 ہر اذان و اقامت کے درمیان نماز کا وقفہ رکھیں۔[٦٦]

---

(٦٢) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب صفة الأذان۔ ح: ٣٧٩

(٦٣) سنن نسائی۔ کتاب الأذان۔ باب التثويب في أذان الفجر۔ ح: ٦٤٧

(٦٤) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب استحباب القول مثل قول المؤذن۔ ح: ٣٨٥

(٦٥) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الدعاء عند النداء۔ ح: ٦١٤۔۔۔ مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب استحباب القول مثل المؤذن۔ ح: ٣٨٤

(٦٦) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب کم بين الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة۔ ح: ٦٢٤

11 اذان میں جب "حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کہیں تو دائیں اور بائیں چہرہ موڑیں، سارا جسم نہ موڑیں۔(٦٧)

12 اقامت کے وقت بھی اذان والے کلمات ہی کہیں مگر ایک ایک مرتبہ اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے بعد "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" دو مرتبہ کہیں۔(٦٨)

13 جب اقامت ہو جائے تو فرضی نماز کے علاوہ اور کوئی نماز نہیں ہوتی۔(٦٩)

14 اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں ہوتی۔(٧٠)

قبلہ اور سترہ کے مسائل:

1 سترے کے بغیر نماز پڑھنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔(٧١)

2 سترے اور نمازی کے درمیان زیادہ فاصلہ نہ ہو۔(٧٢)

3 امام کا سترہ مقتدیوں کے لیے کافی ہے۔(٧٣)

4 جب سترہ اور نمازی کے درمیان سے کوئی گزرنے لگے تو اسے روکیں۔ اگر وہ باز نہ آئے تو اس سے لڑیں۔ یقیناً وہ شیطان ہے۔(٧٤)

---

(٦٧) سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب في المؤذن يستدير في أذانه۔ ح: ٥٢٠
(٦٨) سنن نسائی۔ كتاب الأذان۔ باب تثنية الأذان۔ ح: ٦٢٨
(٦٩) مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين وقصرہا۔ باب كراہية الشروع في نافلة بعد شروع المؤذن۔ ح: ٧١٠
(٧٠) سنن أبي داؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب في الدعاء بين الأذان والإقامة۔ ح: ٥٢١
(٧١) صحيح ابن خزيمة۔ باب النهى عن الصلاة إلى غير سترة۔ ح: ٨٠٠
(٧٢) بخاری۔ كتاب الصلاة۔ باب قدر كم ينبغي أن يكون بين المصلى والسترة۔ ح: ٤٩٦
(٧٣) بخاری۔ كتاب العلم۔ باب متى يصح سماع الصغير۔ ح: ٧٦
(٧٤) بخاری۔ كتاب الصلاة۔ باب يرد المصلى من مر بين يديه۔ ح: ٥٠٩

5 سترہ کی اونچائی کم از کم اونٹ کے کجاوے کے پچھلے حصہ کے برابر ہو۔ جو کہ تقریبا ایک ذراع یعنی ڈیڑھ فٹ بنتی ہے۔ (۷۵)

6 نماز کے وقت قبلہ رُخ ہونا ضروری ہے۔ (۷۶)

7 لاعلمی کی صورت میں جس طرف بھی منہ کرکے نماز پڑھی جائے، درست ہو جائے گی۔ (۷۷)

8 نفلی نماز سواری پر غیر قبلہ رخ بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ (۷۸)

جماعت کا بیان:

1 مردوں کے لیے فرضی نماز باجماعت ادا کرنا ضروری ہے۔ (۷۹)

2 دو آدمی ہوں تو ان میں سے ایک امامت کروائے۔ (۸۰)

3 اذان ہونے کے بعد باجماعت نماز پڑھے بغیر مسجد سے نکل جانا پیارے پیغمبر ﷺ کی نافرمانی ہے۔ (۸۱)

---

(۷۵) بخاری۔ کتاب الصلاۃ ۔ باب الصلاۃ إلی الراحلة والبعیر والشجر والرحل ح: ۵۰۷، أبو داود ۔ کتاب الصلاۃ باب مایستر المصلی ح: ٦٨٦

(۷۶) البقرۃ۔ آیت: ۱۵۰

(۷۷) بخاری۔ کتاب الصلاۃ ۔ باب ماجاء فی القبلة ومن لم یر الإعادۃ علی من سها فصلی إلی غیر القبلة۔ ح: ۴۰۳

(۷۸) مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین ۔ باب جواز صلاۃ النافلة علی الدابة فی السفر حیث توجهت۔ح: ۷۰۰

(۷۹) البقرۃ۔ آیت: ۴۳

(۸۰) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الأذان للمسافر إذا کانوا جماعة۔ ح: ٦٣٠

(۸۱) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب النهی عن الخروج من المسجد إذا أذن المؤذن۔ ح: ٦٥٥

4 باجماعت نماز ادا کرنا اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ۲۷ گناہ زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔[۸۲] اور جماعت میں جتنی زیادہ تعداد ہوگی اتنی ہی زیادہ افضل ہے۔[۸۳]

5 عشاء اور فجر کی نماز باجماعت ادا کرنا منافقین پر بھاری ہے۔[۸۴]

6 اگر کوئی گھر میں نماز پڑھ کر آئے اور مسجد میں جماعت ہو رہی ہو تو وہ دوبارہ باجماعت نماز ادا کرے۔[۸۵]

7 نابالغ بچہ بھی جماعت کرواسکتا ہے۔[۸۶]

امامت کا بیان:

1 امامت کا زیادہ حق دار وہ ہے، جو سب سے زیادہ قرآن پڑھا ہوا ہو۔ اگر اس میں سب برابر ہوں تو سنت کو زیادہ جاننے والا امامت کروائے۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو ان میں سب سے پہلے ہجرت کرنے والا امامت کروائے۔ اگر ہجرت کرنے میں بھی سب برابر ہوں تو جو ان میں سے پہلے اسلام لایا ہو، وہ امامت کروائے۔[۸۷]

2 نابالغ بچہ بھی علم زیادہ ہونے کی وجہ سے قوم کا امام بن سکتا ہے۔[۸۸]

---

(۸۲) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب فضل صلاۃ الجماعة وبیان التشدید فی التخلف عنها۔ ح: ٦٥٠

(۸۳) سنن النسائی۔ کتاب الإمامة۔ باب الجماعة إذا کانوا اثنین۔ ح: ٨٤٣

(۸٤) بخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب ذکر العشاء والعتمة۔ کتا ب الأذان ۔ باب فضل العشاء فی الجماعة۔ ح: ٦٥٧

(۸٥) سنن أبی داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب فیمن صلی فی منزله ثم أدرک الجماعة یصلی معهم۔ ح: ٥٧٥

(۸٦) بخاری۔ کتاب المغازی۔ بابٌ۔ ح: ٤٣٠٢

(۸۷) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب من أحق بالإمامة۔ ح: ٦٧٣

(۸۸) بخاری۔ کتاب المغازی۔ بابٌ۔ ح: ٤٣٠٢

3. مقررہ امام کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا اس کی جگہ امامت نہ کروائے۔[۸۹]

4. اگر مقتدی ایک ہو اور وہ امام کے بائیں جانب کھڑا ہو جائے تو امام اس کو اپنے پیچھے سے گھما کر دائیں جانب لے آئے۔[۹۰]

5. امام صفوں کو درست کروا کر نماز کا آغاز کرے۔[۹۱]

6. امام نماز کے بعد کبھی بائیں اور کبھی دائیں جانب سے بھی مقتدیوں کی جانب رُخ کرے۔[۹۲]

مقتدی کے مسائل:

1. مقتدی کو امام کی پوری پوری اقتداء کرنی چاہیے۔[۹۳]

2. جب امام ایک رکن میں مکمل طور پر داخل ہو جائے تو پھر مقتدی کو اس میں داخل ہونے کا آغاز کرنا چاہیے۔[۹۴]

3. جب تک امام کا ماتھا زمین پر نہ لگے، اس وقت تک مقتدی سجدے کے لیے اپنی کمر کو بھی نہ جھکائے۔[۹۵]

---

(۸۹) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب من أحق بالإمامة۔ ح: ٦٧٣

(۹۰) بخاری۔ کتاب الوضوء۔ باب التخفيف فی الوضوء۔ ح: ۱۳۸

(۹۱) مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب تسوية الصفوف۔ ح: ۴۳۲

(۹۲) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الانفتال والانصراف عن اليمين والشمال۔ ح: ۸۵۲

(۹۳) بخاری۔ کتاب الصلاة۔ باب الصلاة فی السطوح والمنبر والخشب۔ ح: ۳۷۸

(۹٤) بخاری۔ کتاب الأذان ۔ باب متی يسجد من خلف الإمام۔ ح: ٦۹۰

(۹۵) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب السجود علی سبعة أعظم۔ ح: ۸۱۱

4. جب فرضی نماز کی جماعت کھڑی ہو جائے تو نفلی عبادت الگ سے کرنا جائز نہیں۔[96]
5. اگر ایک رکعت جماعت کے ساتھ مل جائے تو پوری جماعت کا ثواب ہے۔[97]
6. جب امام نماز میں بھول جائے تو مقتدی مرد سبحان اللہ کہہ کر اور عورتیں تالی بجا کر خبردار کریں۔[98]

صف بندی کا بیان:

1. جب تک امام امامت کے لیے نہ آئے، کھڑے ہونا منع ہے۔[99]
2. صفوں کو سیدھا کرنا نماز قائم کرنے کا حصہ ہے۔[100]
3. صف سیدھی کیے بغیر نماز نامکمل رہتی ہے۔[101]
4. عورت صف میں اکیلی کھڑی ہو سکتی ہے۔[102]
5. اگر مرد اکیلا صف میں کھڑا ہو کر نماز ادا کرے تو وہ نماز کو دوبارہ پڑھے۔[103]
6. عقل مند اور سمجھدار لوگ امام کے قریب کھڑے ہوں۔[104]

---

(96) مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا۔ باب کراہیۃ الشروع في النافلۃ بعد شروع المؤذن۔ ح: ۷۱۰

(97) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب من أدرک رکعۃ من الصلاۃ فقد أدرک تلک الصلاۃ۔ ح: ۶۰۷

(98) بخاری۔ کتاب الجمعۃ۔ باب التصفیق للنساء۔ ح: ۱۲۰۳

(99) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب متی یقوم الناس إذا رأوا الإمام عند الإقامۃ۔ ح: ۶۳۷

(100) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب إقامۃ الصفوف من تمام الصلاۃ۔ ح: ۷۲۳

(101) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب تسویۃ الصفوف وإقامتها۔ ح: ۴۳۳

(102) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ علی الحصیر۔ ح: ۳۸۰

(103) جامع الترمذی۔ ابواب الصلاۃ۔ باب ماجاء فی الصلاۃ خلف الصف وحدہ۔ ح: ۲۳۰

7 تمام لوگ برابر کھڑے ہوں۔ کسی کا سر یا سینہ وغیرہ صف سے باہر نہ نکلا ہوا ہو۔ (۱۰۵)

نماز میں خشوع کا بیان:

1 دوران نماز پہلو پر ہاتھ رکھنا منع ہے۔ (۱۰۶)

2 نقش ونگار والا مصلیٰ نماز میں خشوع کو ختم کر دیتا ہے۔ (۱۰۷)

3 مسجد کی دیواروں اور پردوں کے نقش ونگار بھی خشوع کو ختم کر دیتے ہیں۔ (۱۰۸)

4 نماز میں اِدھر اُدھر جھانکنا نماز کے خشوع کو ختم اور اجر کو کم کر دیتا ہے۔ (۱۰۹)

5 نماز میں اوپر نظریں اُٹھانا منع ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ نظریں اوپر اُٹھیں اور پھر واپس نہ لوٹیں۔ (۱۱۰)

6 جب دستر خوان لگا دیا جائے اور نماز کا وقت بھی ہو جائے تو نماز نہیں ہوتی۔ (۱۱۱)

7 اگر قضائے حاجت کی ضرورت محسوس کر رہا ہو تو بھی نماز نہیں ہوتی۔ (۱۱۲)

---

(۱۰٤) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب تسویة الصفوف وإقامتها۔ ح: ۴۳۲

(۱۰۵) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب تسویة الصفوف وإقامتها۔ ح: ۴۳۶

(۱۰۶) بخاری۔ کتاب الجمعة۔ باب الخصر فی الصلاۃ۔ ح: ۱۲۲۰

(۱۰۷) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب إذا صلی فی ثوب له أعلام۔ ح: ۳۷۳

(۱۰۸) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب إن صلی فی ثوب مصلب أو تصاویر هل تفسد صلاته۔ ح: ۳۷۴

(۱۰۹) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الالتفات فی الصلاۃ۔ ح: ۷۵۱

(۱۱۰) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب النهی عن رفع البصر إلی السماء فی الصلاۃ۔ ح: ۴۲۸

(۱۱۱) مسلم۔ کتاب المساجد ۔ باب کراهیة الصلاۃ بحضرۃ الطعام الذی یرید أکله في الحال۔ ح: ۵۶۰

(۱۱۲) حواله سابقه

8 دوران نماز بھی اگر جمائی آئے تو اس کو روکیں۔[۱۱۳]

9 نماز کے الفاظ کو ایسے اچھے انداز سے ادا کریں کہ گویا آپ اللہ کو دیکھ رہے ہیں۔[۱۱۴]

کیفیت نماز نبوی:

قیام کا بیان:

1 نماز کی نیت کریں۔[۱۱۵]

2 قبلہ رُخ کھڑے ہوں۔[۱۱۶]

3 جہاں تک ممکن ہو جسم کے تمام اعضاء، چہرہ، سینہ ، پاؤں کی انگلیاں وغیرہ سب قبلہ رُخ کریں۔[۱۱۷]

4 نظر کو ادھر ادھر نہ گھمائیں۔[۱۱۸]

5 اللہ اکبر کہتے ہوئے دونوں ہاتھوں کو اُٹھائیں۔[۱۱۹]

6 ہاتھوں کو کندھوں تک اُٹھائیں۔[۱۲۰]

---

(۱۱۳) مسلم۔ کتاب الزہد والرقاق ۔ باب تشمیت العاطس وکراهية التثاؤب۔ ح: ۲۹۹۵

(۱۱٤) بخاری۔ کتاب الإيمان۔ باب سؤال جبريل النبیﷺ عن الإيمان والإسلام والإحسان وعلم الساعة۔ ح: ۵۰

(۱۱۵) بخاری۔ کتاب الوحی۔ باب بدء الوحی۔ ح: ۱

(۱۱٦) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب فضل استقبال القبلة۔ ح: ۳۹۱

(۱۱۷) حوالہ سابقہ

(۱۱۸) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الالتفات فی الصلاۃ۔ ح: ۷۵۱

(۱۱۹) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح۔ ح: ۷۳۵

(۱۲۰) حوالہ سابقہ

7 رفع الیدین کرتے وقت ہاتھوں کی انگلیاں نہ زیادہ کھلی ہوں اور نہ ہی بند ہوں۔[۱۲۱]

8 ہتھیلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف ہو۔[۱۲۲]

9 دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھ کر سینہ پر ہاتھ باندھیں۔[۱۲۳]

10 سینہ پر ہاتھ باندھ کر یہ دعا پڑھیں: «اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ»[۱۲۴]

یا یہ دعا پڑھیں: «سُبْحَانَكَ اللهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ» تین مرتبہ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» اور تین مرتبہ: «اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا»[۱۲۵]

11 پھر ان الفاظ کے ساتھ استعاذہ کریں: «أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ»[۱۲۶]

12 بسم اللہ سمیت سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔[۱۲۷]

13 بسم اللہ آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا، دونوں طرح درست ہے۔[۱۲۸]

---

(۱۲۱) المستدرک علی الصحیحین للحاکم۔۔ باب التأمین۔ ح: ۸۵۶
(۱۲۲) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب فضل استقبال القبلۃ۔ ح: ۳۹۱
(۱۲۳) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب وضع الیمنی علی الیسری۔ ح: ۷۵۹
(۱۲٤) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب ما یقول بعد التکبیر۔ ح: ۷۴۴
(۱۲۵) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب من رأی الاستفتاح بسبحانک اللھم۔ ح: ۷۷۵
(۱۲٦) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب من رأی الاستفتاح بسبحانک اللھم۔ ح: ۷۷۵
(۱۲۷) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب ما یقول بعد التکبیر۔ ح: ۷۴۳
(۱۲۸) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب حجۃ من قال: لا یجھر بالبسملۃ۔ ح: ۳۹۹

14 سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔[۱۲۹]

15 جب امام [غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۝٧ ۰۰] کے بعد آمین کہے تو مقتدی بھی بلند آواز سے آمین کہیں۔[۱۳۰]

16 جب امام جہری قراءت کرے تو مقتدی سورۃ الفاتحہ کے علاوہ قرآن سے اور کچھ بھی قراءت نہ کریں۔[۱۳۱]

17 نماز ظہر کی آخری دو رکعتوں میں بھی سورۃ الفاتحہ کے علاوہ قرآن کی قراءت کی جاسکتی ہے۔[۱۳۲]

18 نماز کی دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورت کی تلاوت کرنا بھی جائز ہے۔[۱۳۳]

19 دوران قراءت اگر آیت سجدہ آجائے تو سجدۂ تلاوت کریں اور اس میں یہ دعا پڑھیں۔: «اللَّهُمَّ اكْتُبْ لِي بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا، وَضَعْ عَنِّي بِهَا وِزْرًا، وَاجْعَلْهَا لِي عِنْدَكَ ذُخْرًا، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ»[۱۳۴]

20 امام، مقتدی، اور منفرد تینوں ہی قرآنی آیات پر دعاء، استعاذہ، و تسبیح واستغفار کرسکتے ہیں۔[۱۳۵] البتہ تینوں ہی یہ اذکار وادعیہ سرا کریں گے، جہرا نہیں۔[۱۳۶]

---

(۱۲۹) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب وجوب القراءة للإمام والمأموم۔ ح: ۷۵۶

(۱۳۰) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب جهر الإمام بالتأمين۔ ح: ۷۸۰

(۱۳۱) ابوداؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب من ترک القراءة في صلاته بفاتحة الکتاب۔ ح: ۸۲۳

(۱۳۲) مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب القراءة في الظهر والعصر۔ ح: ۴۵۲

(۱۳۳) ابوداؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب الرجل يعيد سورة واحدة في الركعتين۔ ح: ۸۱۶

(۱۳۴) جامع ترمذی۔ ابواب الجمعة عن رسول اللهﷺ ۔ باب مايقول فی سجود القرآن۔ ح: ۵۷۹

(۱۳۵) مسلم ۔ کتاب صلاة المسافرين وقصرہا باب استحباب تطویل القراءۃفی صلاۃ اللیل۔ ح: ۷۷۲

رکوع کا بیان:

1. اللہ اکبر کہہ کر رفع الیدین کرتے ہوئے رکوع میں جائیں۔(١٣٧)
2. رکوع میں سر کو کمر کی نسبت نہ زیادہ نیچے جھکائیں اور نہ ہی اوپر اُٹھائیں۔(١٣٨)
3. رکوع میں کمر سیدھی رکھیں۔(١٣٩)
4. ہاتھوں کو گھٹنوں کے ساتھ ٹیک دیں اور ہاتھوں کی انگلیاں کھلی رکھیں۔(١٤٠)
5. رکوع میں یہ دعا پڑھیں:

❀ «سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ»(١٤١)

❀ «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»(١٤٢)

❀ «اللهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ، وَلَكَ أَسْلَمْتُ، خَشَعَ لَكَ سَمْعِي، وَبَصَرِي، وَمُخِّي، وَعَظْمِي، وَعَصَبِي»(١٤٣)

6. رکوع اور سجدہ میں قرآن کی تلاوت کرنا منع ہے۔(١٤٤)

---

(١٣٦) سورة الأعرف :٥٥,٢٠٥

(١٣٧) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح۔ ح: ٧٣٥

(١٣٨) مسلم۔ کتاب الصلاة ۔ باب ما يجمع صفة الصلاة و ما يفتتح به ويختم به۔ ح: ٤٩٨

(١٣٩) سنن ترمذی۔ ابواب الصلاة۔ باب ماجاء فيمن لا يقيم صلبه في الركوع والسجود۔ ح: ٢٦٥

(١٤٠) ابوداؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب افتتاح الصلاة۔ ح: ٧٣٠

(١٤١) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين۔ باب استحباب تطويل القراءة فى صلاة الليل۔ ح: ٧٧٢

(١٤٢) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الدعاء في الركوع۔ ح: ٧٩٤

(١٤٣) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين وقصرہا۔ باب الدعاء في صلاة الليل وقيامه۔ ح: ٧٧١

(١٤٤) مسلم۔ کتاب الصلاة۔ باب النهي عن قراءة القرآن في الركوع۔ ح: ٤٧٩

قومہ کا بیان:

1. «سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ» کہتے ہوئے رفع الیدین کرکے رکوع سے اُٹھیں۔[۱۴۵]

2. پھر «رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ» کہیں۔[۱۴۶]

3. یا پھر یہ کہیں: «رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ، أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ، أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ، وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اللهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ»[۱۴۷]

4. رکوع کے بعد جسم کو بالکل ڈھیلا چھوڑ کر کھڑے ہو جائیں۔[۱۴۸]

5. قومہ میں اطمینان نہ کرنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔[۱۴۹]

سجدہ کا بیان:

1. اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ میں جائیں۔[۱۵۰]

2. سجدہ کرتے وقت ہاتھوں کو پہلے زمین پر رکھیں اور گھٹنوں کو بعد میں رکھیں۔[۱۵۱]

---

(۱۴۵) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب رفع اليدين في التكبيرة الأولى مع الافتتاح۔ ح: ۷۳۵

(۱۴۶) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب فضل: اللهم ربنا لک الحمد۔ ح: ۷۹۹

(۱۴۷) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما يقول إذا رفع رأسه من الركوع۔ ح: ۴۷۷

(۱۴۸) بخاری ۔کتاب الأذان۔ باب الطمانينة حين يرفع رأسه من الركوع۔ ح: ۸۰۲

(۱۴۹) ترمذی۔ أبواب الصلاۃ۔ باب ماجاء في وصف الصلاۃ۔ ح: ۳۰۲

(۱۵۰) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب افتتاح الصلاۃ۔ ح: ۷۳۰

(۱۵۱) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه۔ ح: ۸۴۰

3. سجدہ سات اعضاء، دونوں ہتھیلیوں، دونوں گھٹنوں، دونوں پاؤں کے اطراف اور ناک سمیت ماتھے پر کریں۔[(۱۵۲)]
4. ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھیں۔[(۱۵۳)]
5. ہاتھوں کو کندھوں[(۱۵۴)] یا کانوں کے برابر رکھیں[(۱۵۵)]
6. بازو اس قدر کھولیں کہ بغلوں کی سفیدی پیچھے سے نظر آئے۔[(۱۵۶)]
7. بازو زمین پر نہ پھیلائیں۔[(۱۵۷)]
8. ایڑیاں جوڑ کر رکھیں۔[(۱۵۸)]
9. پاؤں کی انگلیوں کا رُخ قبلہ کی طرف رکھیں۔[(۱۵۹)]
10. سجدہ میں یہ دعا پڑھیں:

❀ «اللَّهُمَّ أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»[(۱۶۰)]

❀ «اللهُمَّ اغْفِرْ لِي ذَنْبِي كُلَّهُ دِقَّهُ، وَجِلَّهُ، وَأَوَّلَهُ وَآخِرَهُ وَعَلَانِيَتَهُ وَسِرَّهُ» [(۱۶۱)]

---

(۱۵۲) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب السجود علی الأنف۔ ح: ۸۱۲
(۱۵۳) مستدرک علی الصحیحین للحاکم۔ ح: ۸۲۶
(۱۵٤) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب افتتاح الصلاۃ۔ ح: ۷۳۴
(۱۵۵) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب کیف یضع رکبتیه قبل یدیه۔ ح: ۷۲۶
(۱۵٦) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما یجمع صفة الصلاۃ۔ ح: ۴۹۷
(۱۵۷) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب لا یفترش ذراعیه في السجود۔ ح: ۸۲۲
(۱۵۸) صحیح مسلم کتاب الصلاة باب ما یقال في الرکوع والسجود ۔ ح:۴۸۶
(۱۵۹) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب سنة الجلوس فی التشهد۔ ح: ۸۲۸
(۱٦۰) صحیح مسلم کتاب الصلاة باب ما یقال في الرکوع والسجود ۔ ح:۴۸۶

❀ «سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي»(١٦٢)

جلسہ کا بیان:

1. اللہ اکبر کہتے ہوئے سر سجدے سے اٹھائیے۔(١٦٣)
2. بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں۔(١٦٤)
3. دایاں پاؤں کھڑا رکھیں۔(١٦٥)
4. دایاں پاؤں کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رُخ کریں۔(١٦٦)
5. رسول اللہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتنی دیر دو سجدوں کے درمیان بیٹھتے کہ صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ عَنْهُمْ یہ سمجھتے کہ شاید آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بھول گئے ہیں۔(١٦٧)
6. بائیں ہاتھ کو بائیں گھٹنے پر رکھیں اور دائیں بازو کو دائیں ران پر رکھتے ہوئے ہاتھ کی تمام انگلیاں بند کر کے اور انگوٹھے کو درمیانی انگلی پر رکھ کر سبابہ (انگوٹھے کے ساتھ والی انگلی جسے شہادت والی انگلی کہا جاتا ہے) سے اشارہ کریں۔(١٦٨)

---

(١٦١) مسلم۔ كتاب الصلاة۔ باب ما يقال في الركوع والسجود۔ ح: ۴۸۳

(١٦٢) بخاری۔ كتاب الأذان۔ باب الدعاء في الركوع والسجود۔ ح: ۷۹۴

(١٦٣) بخاری۔ كتاب الأذان۔ باب إتمام التكبير في السجود۔ ح: ۷۸۷

(١٦٤) ابوداؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب افتتاح الصلاة۔ ح: ۷۳۰

(١٦٥) مسلم۔ كتاب الصلاة۔ باب ما يجمع صفة الصلاة۔ ح: ۴۹۸

(١٦٦) نسائی ۔ كتاب التطبيق۔ باب الاستقبال بأطراف أصابع القدم القبلة عند القعود۔ ح: ۱۱۵۸

(١٦٧) مسلم۔ كتاب الصلاة۔ باب اعتدال أركان الصلاة وتخفيفها في تمام۔ ح: ۴۷۳

(١٦٨) مسند أحمد۔ ح: ۱۸۳۷۹

7 اس دوران یہ دعا پڑھیں: «رَبِّ اغْفِرْ لِي، رَبِّ اغْفِرْ لِي»[(۱۶۹)]

8 پھر اللہ اکبر کہہ کر دوسرا سجدہ کریں۔[(۱۷۰)]

دوسری رکعت کا بیان:

1 دوسرا سجدہ مکمل کرنے کے بعد جلسہ استراحت کریں۔[(۱۷۱)]

2 زمین پر ٹیک لگاتے ہوئے اُٹھیں۔[(۱۷۲)]

3

4 دوسری رکعت سورۃ الفاتحہ سے شروع کریں۔ دعائے استفتاح نہ پڑھیں۔[(۱۷۳)]

5 پہلی، دوسری، تیسری اور چوتھی تمام رکعتوں میں تعوذ پڑھ لینا مستحب ہے اور نہ پڑھنا بھی جائز ہے۔[(۱۷۴)]

درمیانہ تشہد:

1 دو رکعتیں مکمل کرنے کے بعد اگر سلام نہیں پھیرنا تو اس تشہد میں بیٹھنے کا وہی طریقہ ہے جو دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے کا ہے۔[(۱۷۵)]

---

(۱۶۹) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما یقول الرجل في رکوعه وسجوده۔ ح: ۸۷۴

(۱۷۰) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب إتمام التكبير في السجود۔ ح: ۷۸۷

(۱۷۱) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب من استوى قاعداً في وتر من صلاته ثم نهض۔ ح: ۸۲۳

(۱۷۲) نسائی۔ کتاب التطبيق۔ باب الاعتماد على الأرض عند النهوض۔ ح: ۱۱۵۳

(۱۷۳) مسلم ۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب ما یقال بین تکبیرة الإحرام والقراءة۔ ح: ۵۹۹

(۱۷٤) بخاری۔ کتاب التفسير۔ باب قوله : وظل ممدود۔ ح: ۴۸۸۱

2. درمیانی تشہد میں بھی سبابہ (شہادت والی انگلی) سے اشارہ کرنا ہے۔[۱۷۶]
3. اشارہ قبلہ کی جانب ہونا چاہیے۔[۱۷۷]
4. درمیانی تشہد میں بھی درود اور دعا پڑھیں۔[۱۷۸]
5. جب تیسری رکعت کے لیے اٹھیں تو رفع الیدین کریں۔[۱۷۹]

آخری تشہد:

1. جس تشہد کے بعد سلام پھیرنا ہے، اس میں بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں پاؤں کو دائیں طرف نکالیں اور بائیں جانب کی سرین کو زمین پر رکھ کر بیٹھ جائیں اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھیں۔[۱۸۰]
2. نماز خواہ دو رکعت والی ہو، تین والی ہو، چار والی ہو، پانچ، سات یا نو رکعت والی ہو یا ایک ہی رکعت والی ہو، آخری رکعت میں بیٹھنے کا طریقہ یہی ہے۔[۱۸۱]
3. بائیں ہاتھ کے ساتھ گھٹنے کا لقمہ بنائیں اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھ کر سبابہ (شہادت والی انگلی) سے اشارہ کریں۔[۱۸۲]

---

(۱۷۵) نسائی۔ كتاب التطبيق۔ باب موضع اليدين عند الجلوس للتشهد الأول۔ ح: ۱۱۵۹
(۱۷۶) ابوداؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب افتتاح الصلاة۔ ح: ۷۳۰
(۱۷۷) حوالہ سابقہ
(۱۷۸) مسلم۔ كتاب صلاة المسافرين ۔ باب جامع صلاة الليل ومن نام عنده أو مرض۔ ح: ۷۴۶
(۱۷۹) بخاری۔ كتاب الأذان۔ باب رفع اليدين إذا قام من الركعتين۔ ح: ۷۳۹
(۱۸۰) بخاری۔ كتاب الأذان۔ باب سنة الجلوس في التشهد۔ ح: ۸۲۸
(۱۸۱) ابوداؤد۔ كتاب الصلاة ۔ باب افتتاح الصلاة۔ ح: ۷۳۰

4 آخری تشہد میں یہ دعا پڑھنا ضروری ہے: «اللهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ» [۱۸۳]

تشہد کے الفاظ:

«التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ» [۱۸۴]

درود شریف:

1 «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» [۱۸۵]

---

(۱۸۲) مسلم- كتاب المساجد ومواضع الصلاة- باب صفة الجلوس في الصلاة وكيفية وضع اليدين- ح: ۵۷۹

(۱۸۳) مسلم- كتاب المساجد ومواضع الصلاة- باب ما يستعاذ منه في الصلاة- ح: ۵۸۸

(۱۸٤) بخاری- كتاب الأذان- باب التشهد في الآخرة- ح: ۸۳۱

2 «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»[۱۸۶]

سلام سے قبل دعائیں:

1 درود پڑھنے کے بعد جو دعا بھی پسند ہو، پڑھیں۔[۱۸۷]

2 چند مسنون دعائیں یہ ہیں:

❀ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ يَا اَللَّهُ الْأَحَدُ الصَّمَدُ، الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، أَنْ تَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ»[۱۸۸]

❀ «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ»[۱۸۹]

---

(۱۸۵) بخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء ۔ باب قول اللہ تعالی: واتخذ اللہ إبراہیم خلیلا۔ ح: ۳۳۶۹

(۱۸۶) بخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب قول اللہ تعالی: واتخذ اللہ إبراہیم خلیلا۔ ح: ۳۳۷۰

(۱۸۷) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد ولیس بواجب۔ ح: ۸۳۵

(۱۸۸) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب ما یقول بعد التشہد۔ ح: ۹۸۵

(۱۸۹) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الدعاء قبل السلام۔ ح: ۸۳۳

❀ «اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلاَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الغَفُورُ الرَّحِيمُ» (١٩٠)

سلام کا بیان:

1. نماز کے اختتام کے لیے سلام پھیرنا ضروری ہے۔ (١٩١)
2. سلام کے وقت اپنے چہرے کو دائیں اور بائیں جانب اچھی طرح موڑیں۔ (١٩٢)
3. ان الفاظ کے ساتھ سلام پھیریں: «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» (١٩٣)
4. دائیں جانب «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ» کہنا اور بائیں جانب «السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ» کہنا بھی ثابت ہے۔ (١٩٤)

سلام کے بعد مسنون اذکار:

1. بلند آواز سے اللہ اکبر کہیں۔ (١٩٥)

(١٩٠) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الدعاء قبل السلام۔ ح: ٨٣٤
(١٩١) ابوداؤد۔ کتاب الطہارۃ۔ باب فرض الوضوء۔ ح: ٦١
(١٩٢) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب السلام للتحلیل من الصلاۃ عند فراغہا۔ ح: ٥٨٢
(١٩٣) ترمذی۔ أبواب الصلاۃ ۔ باب ماجاء في التسلیم في الصلاۃ۔ ح: ٢٩٥
(١٩٤) ابو داؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب في السلام۔ ح: ٩٩٧
(١٩٥) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الذکر بعد الصلاۃ۔ ح: ٨٤٢

(2) پھر تین مرتبہ «اَسْتَغْفِرُ اللهَ» کہیں اور پھر «اللهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ، تبَارَكْتَ ذَا الجْلَالِ وَالْإِكْرَامِ» کہیں۔ (۱۹۶)

(3) پھر کہیں:«اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَى ذِكْرِكَ، وَشُكْرِكَ، وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ» (۱۹۷)

(4) رسول اللہ ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ ضرور کہا کرتے تھے:«لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ، وَلاَ يَنْفَعُ ذَا الجَدِّ مِنْكَ الجَدُّ» (۱۹۸)

(5) جو بندہ آیت الکرسی ہر فرض نماز کے بعد پڑھے تو موت کے علاوہ اور کوئی چیز اسے جنت میں جانے سے نہیں روکتی۔ (۱۹۹)

(6) ۳۳ مرتبہ [سبحان اللہ] ۳۳ مرتبہ [الحمد للہ] ۳۳ مرتبہ [اللہ اکبر] اور سو کو پورا کرنے کے لیے «لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ» کہنے والے کے تمام گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (۲۰۰)

---

(۱۹۶) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ۔ ح: ۵۹۱
(۱۹۷) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب في الاستغفار۔ ح: ۱۵۲۲
(۱۹۸) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب الذکر بعد الصلاۃ۔ ح: ۸۴۴
(۱۹۹) المعجم الکبیر للطبرانی ۔ ح: ۷۵۳۲۔۔۔مسند الشامیین۔ ح: ۸۲۴۔۔۔ السنن الکبری۔ ح: ۹۹۲۸
(۲۰۰) مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ۔ ح: ۵۹۷

7 رسول اللہ ﷺ ہر نماز کے بعد کہتے تھے: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَلَا نَعْبُدُ إِلَّا إِيَّاهُ، لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ الْفَضْلُ، وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ» [۲۰۱]

قیام اللیل وصلاۃ الوتر:

1 نماز وتر '۹' رکعتیں پڑھنا بھی ثابت ہیں۔ اس کا طریقہ کار یہ ہے کہ پہلی سات رکعتوں میں سے کسی میں تشہد میں نہ بیٹھیں۔ آٹھویں رکعت میں تشہد، درود اور دعا پڑھیں اور سلام پھیرے بغیر کھڑے ہو جائیں۔ پھر نویں رکعت میں قنوت کریں اور تشہد کے بعد سلام پھیریں۔ [۲۰۲]

---

[۲۰۱] مسلم۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب استحباب الذکر بعد الصلاة وبیان صفته۔ ح: ۵۹۴

[۲۰۲] مسلم۔ کتاب صلاة المسافرین وقصرہا۔ باب جامع صلاة اللیل ومن نام عنه أو مرض۔ ح: ۷۴۶

2 سات وتر ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلا تشہد چھٹی رکعت میں ادا کیا جائے اور پھر ساتویں رکعت میں دوسرا تشہد پڑھا جائے۔[۲۰۳]

3 نماز وتر پانچ رکعت بھی رسول اللہ ﷺ نے پڑھی ہے۔ مگر صرف آخری رکعت میں تشہد بیٹھتے تھے۔[۲۰۴]

4 تین وتر پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ تینوں رکعتیں بغیر سلام کے ادا کی جائیں۔ اور درمیان میں تشہد نہ بیٹھیں۔ صرف آخری رکعت میں تشہد پڑھیں۔[۲۰۵]

5 ایک رکعت وتر پڑھنا بھی جائز ہے۔[۲۰۶]

6 قنوت وتر رکوع سے قبل کریں۔[۲۰۷]

7 قنوت وتر میں ہاتھ اٹھانا ثابت نہیں۔

8 قنوت وتر میں یہ دعا پڑھیں: «اللَّهُمَّ اهْدِنِي فِيمَنْ هَدَيْتَ، وَعَافِنِي فِيمَنْ عَافَيْتَ، وَتَوَلَّنِي فِيمَنْ تَوَلَّيْتَ، وَبَارِكْ لِي فِيمَا أَعْطَيْتَ، وَقِنِي شَرَّ مَا قَضَيْتَ،

---

[۲۰۳] مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا۔ باب جامع صلاۃ اللیل ومن نام عنه أو مرض۔ ح: ۷۴۶

[۲۰۴] مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرین وقصرہا۔ باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی في اللیل۔ ح: ۷۳۷

[۲۰۵] حوالہ سابقہ ۔ نیز دیکھیے السنن الکبری للبیہقی جـ۳ صـ۲۸ ح:۴۸۰۳(اسکی سند میں قتادہ کی تدلیس شواہد وقرائن کی بناء پر مضر نہیں!)

[۲۰۶] سنن نسائی۔ کتاب قیام اللیل وتطوع النہار۔ باب ذکر اختلاف علی الزہری۔ح: ۱۷۱۰

[۲۰۷] نسائی۔ کتاب قیام اللیل وتطوع النہار۔ باب ذکر اختلاف الفاظ الناقلین لخبر أبی بن کعب۔ ح: ۱۶۹۹

إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضَى عَلَيْكَ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ، وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ، تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ»[۲۰۸]

9 قنوت وتر کی دوسری دعا یہ ہے: «اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِرِضَاكَ مِنْ سُخْطِكَ، وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوبَتِكَ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْكَ، لَا أُحْصِي ثَنَاءً عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلَى نَفْسِكَ»[۲۰۹]

10 وتروں سے فارغ ہو کر تین مرتبہ «سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ» کہیں اور تیسری دفعہ ذرا لمبا کریں۔[۲۱۰]

11 رسول اللہ ﷺ رمضان و غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زائد قیام اللیل نہیں کرتے تھے۔[۲۱۱]

12 قیام اللیل دو دو رکعت کر کے پڑھیں۔[۲۱۲]

13 تیرہ رکعت قیام اللیل بھی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔[۲۱۳]

14 رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیام اللیل آٹھ رکعت اور وتر بھی پڑھائے۔[۲۱۴]

---

(۲۰۸) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب القنوت في الوتر۔ ح: ۱۴۲۵

(۲۰۹) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب القنوت في الوتر۔ ح: ۱۴۲۷

(۲۱۰) نسائی۔ کتاب قیام اللیل وتطوع النهار۔ باب ذکر الاختلاف علی شعبة فيه۔ ح: ۱۷۳۳

(۲۱۱) مسلم۔ کتاب صلاۃ المسافرين وقصرہا۔ باب صلاۃ اللیل وعدد رکعات النبی في اللیل۔ ح: ۷۳۸

(۲۱۲) بخاری۔ کتاب الجمعة۔ باب ماجاء في الوتر۔ ح: ۹۹۱

(۲۱۳) بخاری۔ کتاب الوضوء۔ باب قراءۃ القرآن بعد الحدث وغیرہ۔ ح: ۱۸۳

15. ابو حفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما کو گیارہ رکعت پڑھانے کا حکم دیا تھا۔[۲۱۵]

16. عہد فاروقی میں لوگ تیرہ رکعت قیام رمضان کرتے تھے۔[۲۱۶]

17. ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اپنے گھر کی عورتوں کو آٹھ رکعتیں قیام رمضان کروایا اور وتر پڑھائے۔[۲۱۷]

نمازوں کی رکعات:

1. فجر:

✳ نماز فجر سے قبل	۲ رکعتیں[۲۱۸]
✳ نماز فجر کے فرض	۲ رکعتیں[۲۱۹]
✪ کل	۴ رکعتیں

2. ظہر:

---

(۲۱٤) ابن خزيمة۔ باب ذكر دليل بأن الوتر ليس بفرض۔ ح: ۱۰۷۰--- ابن حبان۔ باب الوتر۔ح: ۲٤۰۹--- الروض الدانى (المعجم الصغير) للطبرانى۔ ح: ۵۲۵--- مختصر كتاب الوتر۔ح: ۱۹--- مسند أبي يعلى موصلى۔ ح: ۱۸۰۲

(۲۱۵) سنن الكبرى للبيهقى۔ باب ما روى فى عدد ركعات القيام في شهر رمضان۔ ۲/ ٤۹٦--- مؤطا مالک۔ كتاب النداء للصلاة۔ باب ما جاء في قيام رمضان۔ ح: ۲۵۳

(۲۱٦) مؤطا مالک۔ كتاب النداء للصلاة۔ باب ما جاء في قيام رمضان۔ ح: ۲۵۵

(۲۱۷) مسند أبي يعلى۔ ح: ۱۸۰۱--- صحيح ابن حبان۔ كتاب الصلاة۔ باب النوافل ۔ فصل في التراويح ذكر الإباحة للقارئ في شهر رمضان أن يؤم بالنساء التراويح جماعة۔ ٦/ ۲۹۰--- مجمع الزوائد۔ كتاب الصلاة۔ باب في قيام رمضان۔ ح: ۱۵٤۱

(۲۱۸) بخارى ۔ كتاب الأذان۔ باب من انتظر الإقامة۔ ح: ٦۲٦

(۲۱۹) ابن خزيمة۔ كتاب الصلاة۔ ح: ۳۰۵

✵ ظہر سے قبل	۴رکعتیں[۲۲۰]
✵ ظہر کے بعد	۴رکعتیں[۲۲۱]
✵ ظہر کے فرض	۴رکعتیں[۲۲۲]
✪ کل	۱۲رکعتیں

3 عصر:

✵ عصر سے قبل	۴رکعتیں[۲۲۳]
✵ عصر کے بعد	۲رکعتیں[۲۲۴]
✵ عصر کے فرض	۴رکعتیں[۲۲۵]
✪ کل	۱۰رکعتیں

4 مغرب:

✵ مغرب سے قبل	۲ رکعتیں[۲۲۶]
✵ مغرب کے بعد	۲رکعتیں[۲۲۷]

---

[۲۲۰] ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الأربع قبل الظهر وبعدہا۔ ح: ۱۲۶۹

[۲۲۱] ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الأربع قبل الظهر وبعدہا۔ ح: ۱۲۶۹

[۲۲۲] بخاری ۔ کتاب الجمعة ۔ باب من لم يتطوع بعد المكتوبة۔ ح: ۱۱۷۴ ، مسلم کتاب الصلاۃ باب القراءة فی الظهر والعصر ۔ ح : ۴۵۲

[۲۲۳] ترمذی ۔ ابواب الصلاۃ۔ باب ما جاء في الأربع قبل العصر۔ ح: ۴۳۰

[۲۲۴] بخاری۔ کتاب مواقیت الصلاۃ۔ باب ما يصلی بعد العصر من الفوائت ونحوہا۔ ح: ۵۹۲

[۲۲۵] بخاری ۔ کتاب الجمعة ۔ باب من لم يتطوع بعد المكتوبة۔ ح: ۱۱۷۴

[۲۲۶] ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ قبل المغرب۔ ح: ۱۲۸۱

[۲۲۷] ترمذی۔ أبواب الصلاۃ۔ باب ما جاء أنه يصليهما فی البيت۔ ح: ۴۳۲

✵ مغرب کے فرض	۳ رکعتیں [۲۲۸]
✪ کل	۷ رکعتیں

5 **عشاء:**

✵ عشاء سے قبل	۲رکعتیں [۲۲۹]
✵ عشاء کے بعد	۴رکعتیں [۲۳۰]
✵ عشاء کے فرض	۴رکعتیں [۲۳۱]
✵ کم از کم وتر	ارکعت [۲۳۲]
✵ وتر کے بعد	۲رکعتیں [۲۳۳]
✪ کل	۱۳رکعتیں

خواتین کے مسائل:

1 گھر میں نماز ادا کرنا عورت کے لیے مسجد میں نماز ادا کرنے سے افضل ہے۔[۲۳۴]

---

(۲۲۸) بخاری ۔ کتاب الجمعة ۔ باب من لم يتطوع بعد المكتوبة۔ ح: ۱۱۷۴

(۲۲۹) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب کم بين الأذان والإقامة ومن ينتظر الإقامة۔ ح: ٦٢٤

(۲۳۰) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب يقوم عن يمين الإمام بحذائه سواء إذا كانا اثنين۔ ح: ٦٩٧

(۲۳۱) بخاری ۔ کتاب الأذان ۔ باب وجوب القراءة للإمام والمأموم فی الصلوات۔ ح: ۷۵۵

(۲۳۲) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين وقصرہا۔ باب صلاة الليل وعدد ركعات النبي في الليل وأن الوتر۔۔۔ح: ۷۳٦

(۲۳۳) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين وقصرہا۔ باب جامع صلاة الليل و من نام عنه۔ ح: ۷٤٦

(٢٣٤) ابوداؤد۔ کتاب الصلاة۔ باب التشديد في ذلک۔ ح: ۵۷۰

2. عورتیں اگر شرعی احکام کی پابندی کرتے ہوئے مساجد میں آکر نماز ادا کرنا چاہیں تو انہیں روکنا منع ہے۔[۲۳۵]

3. موٹا دوپٹہ لیے بغیر عورت کی نماز نہیں ہوتی۔[۲۳۶]

4. مرد اپنے گھر کی عورتوں کو نوافل کی امامت کرواسکتا ہے۔[۲۳۷]

5. عورتیں مردوں کے پیچھے الگ صف بنائیں۔[۲۳۸]

6. عورت صف میں اکیلی کھڑی ہوسکتی ہے۔[۲۳۹]

7. عورتوں کی جو صفیں مردوں سے زیادہ دور ہوں، وہ بہترین ہیں۔[۲۴۰]

8. حیض کے دنوں کی نماز کی قضا نہیں ہے۔[۲۴۱]

9. عورت اور مرد کے طریقۂ نماز میں کوئی فرق نہیں ہے۔[۲۴۲]

10. عورتیں اپنے پاؤں کے ظاہری حصہ کو چھپاکر رکھیں۔[۲۴۳]

---

(۲۳۵) بخاری۔ کتاب الجمعۃ۔ باب ہل علی من لم یشهد الجمعة غسل من النساء والصبیان۔ ح: ۹۰۰

(۲۳۶) ابوداؤد ۔کتاب الصلاۃ۔ باب المرأة تصلی بغیر خمار۔ ح: ۶۴۱

(۲۳۷) مسند أبي يعلى۔ ح: ۱۸۰۱۔-- صحیح ابن حبان۔ کتاب الصلاۃ۔ باب النوافل ۔ فصل في التراويح۔ ذكر إباحة إمامة الرجل النسوة في شهر رمضان جماعة۔ ح: ۳۸۰

(۲۳۸) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ علی الحصیر۔ ح: ۳۸۰

(۲۳۹) بخاری۔ کتاب الصلاۃ۔ باب الصلاۃ علی الحصیر۔ ح: ۳۸۰

(۲۴۰) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب تسویة الصفوف وإقامتها۔ ح: ۴۴۰

(۲۴۱) مسلم۔ کتاب الحیض۔ باب وجوب قضاء الصوم علی الحائض دون الصلاۃ۔ ح: ۳۳۵

(۲۴۲) بخاری۔ کتاب أخبار الأحاد۔ باب ماجاء في إجازة خبر الواحد۔ ح: ۷۲۴۶

(۲۴۳) جامع الترمذی۔ کتاب اللباس عن رسول اللہﷺ۔ باب ما جاء في جر ذيول النساء۔ ح: ۱۷۳۱

نماز میں جائز امور (کام):

1. نجاست سے پاک جوتوں میں نماز ادا کرنا۔[۲۴۴]
2. خوف الٰہی کی وجہ سے نماز میں رونا۔[۲۴۵]
3. بچے کو اٹھا کر نماز پڑھنا۔[۲۴۶]
4. سانپ اور بچھو وغیرہ کو قتل کرنا۔[۲۴۷]
5. سجدے والی جگہ کو ایک مرتبہ درست کرلینا۔[۲۴۸]
6. خیالات وغیرہ کا آنا۔[۲۴۹]
7. زیادہ خیالات آئیں تو تعوذ پڑھ کر بائیں جانب بغیر لعاب تھوکنا۔[۲۵۰]
8. سجدہ والی جگہ پر گرمی کی وجہ سے کپڑا وغیرہ رکھ لینا۔[۲۵۱]

جنازہ کے احکام:

1. قریب المرگ شخص کو کلمہ "لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ" کی تلقین کریں۔[۲۵۲]

[۲۴۴] بخاری۔ كتاب الصلاة۔ باب الصلاة في النعال۔ ح: ۳۸۶
[۲۴۵] ابوداؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب البكاء في الصلاة۔ ح: ۹۰۴
[۲۴۶] مسلم۔ كتاب المساجد ومواضع الصلاة۔ باب جواز حمل الصبيان في الصلاة۔ ح: ۵۴۳
[۲۴۷] مسند أحمد۔ ح: ۹۷۶۶
[۲۴۸] بخاری۔ كتاب الجمعة۔ باب مسح الحصا في الصلاة۔ ح: ۱۲۰۷
[۲۴۹] بخاری۔ كتاب الجمعة۔ باب يفكر الرجل الشيئ في الصلاةَ ح: ۱۲۲۱
[۲۵۰] مسلم۔ كتاب السلام۔ باب التعوذ من شيطان الوسوسة في الصلاة۔ ح: ۲۲۰۳
[۲۵۱] بخاری۔ كتاب الجمعة۔ باب بسط الثوب في الصلاة للسجود۔ ح: ۱۲۰۸
[۲۵۲] مسلم۔ كتاب الجنائز۔ تلقين الموتى لا إله إلا الله ۔ ح: ۹۱۶

2. میت کی آنکھیں بند کر دیں۔ (۲۵۳)
3. حاضرین کو واویلا کرنے سے منع کریں ۔ (۲۵۴)
4. میت کے لیے اچھی دعائیں کریں۔ (۲۵۵)
5. میت کو غسل دینا واجب ہے۔ (۲۵۶)
6. غسل تین، پانچ، یا اس سے زائد طاق مرتبہ دیا جائے۔ (۲۵۷)
7. میت کو غسل دیتے ہوئے پانی میں بیری کے پتے ملالیں۔ (۲۵۸)
8. آخری مرتبہ غسل دیتے ہوئے پانی میں کافور شامل کرلیں (۲۵۹)
9. غسل دائیں جانب اور وضوء والی جگہ سے شروع کریں (۲۶۰)
10. میت کو غسل دینے والا خود بھی غسل کرے۔ (۲۶۱)
11. میت کو اٹھانے والا وضوء کرے۔ (۲۶۲)
12. کفن کے لیے حسب توفیق عمدہ اور بہترین کپڑا استعمال کیا جائے۔ (۲۶۳)
13. کفن میت کے ترکہ میں سے ہی تیار کیا جائے۔ (۲۶۴)

---

(۲۵۳) مسلم ۔ كتاب الجنائز ۔ باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر ۔ ح: ۹۲۰
(۲۵٤) مسلم ۔ كتاب الجنائز ۔ باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر ۔ ح: ۹۲۰
(۲۵۵) مسلم ۔ كتاب الجنائز ۔ باب في إغماض الميت والدعاء له إذا حضر ۔ ح: ۹۲۰
(۲۵٦) بخاری ۔ كتاب الجنائز ۔ باب غسل الميت ووضوئه بالماء والسدر۔ح: ۱۲۵۳
(۲۵۷) حواله سابقه .
(۲۵۸) حواله سابقه .
(۲۵۹) حواله سابقه .
(۲٦۰) حواله سابقه .
(۲٦۱) أبو داود۔ كتاب الجنائز۔ باب فی الغسل من غسل الميت۔ ح: ۱۳٦۱
(۲٦۲) حواله سابقه .
(۲٦۳) ترمذی ۔ كتاب الجنائز۔ باب منه۔ ح: ۹۹۵

14. کفن صرف ایک کپڑے میں بھی دیا جا سکتا ہے۔(۲۶۵)

15. دو کپڑوں میں بھی کفنایا جا سکتا ہے۔(۲۶۶)

16. کفن کے لیے تین کپڑے استعمال کرنا بھی مسنون ہے۔(۲۶۷)

17. کفن سفید رنگ کا ہونا چاہیے۔(۲۶۸)

18. کفن کے لیے سلے ہوئے کپڑے بھی استعمال کیے جا سکتے ہیں،(۲۶۹) تاہم ان سلے کپڑوں میں کفن دینا افضل ہے۔(۲۷۰)

19. شہید(۲۷۱) اور مُحرِم کو انہی کپڑوں میں کفن دینا بہتر ہے،(۲۷۲) البتہ دیگر کپڑوں میں بھی کفنایا جا سکتا ہے ۔(۲۷۳)

نماز جنازہ اور صف بندی

1. نماز جنازہ فرض کفایہ ہے۔(۲۷۴)

---

(٢٦٤) بخاري۔ كتاب الجنائز ۔ باب الكفن في ثوبين۔ ح: ١٢٦٥

(٢٦٥) بخاري ۔ كتاب الجنائز۔ باب إذا لم يجد كفنا إلا ما يوارى رأسه أو قدميه ۔ ح: ١٢٧٦

(٢٦٦) بخاري۔ كتاب الجنائز ۔ باب الكفن في ثوبين۔ ح: ١٢٦٥

(٢٦٧) بخاري۔ كتاب الجنائز ۔ باب الثياب البيض للكفن۔ ح: ١٢٦٤

(٢٦٨) أبو داود ۔ كتاب الطب ۔ باب فى الأمر بالكحل۔ ح: ٣٨٧٨

(٢٦٩) نسائي ۔ كتاب الجنائز ۔ باب الصلاة على الشهداء ۔ ح: ١٩٥٣

(٢٧٠) بخاري۔ كتاب الجنائز ۔ باب الثياب البيض للكفن۔ ح: ١٢٦٤

(٢٧١) بخاري ۔ كتاب الجنائز ۔ باب من يقدم فى اللحد ۔ ح: ١٣٤٨

(٢٧٢) بخاري ۔ كتاب الحج ۔ باب سنة المحرم إذا مات ۔ ح: ١٨٥١

(٢٧٣) نسائي ۔ كتاب الجنائز ۔ باب الصلاة على الشهداء ۔ ح: ١٩٥٣

(٢٧٤) مسلم۔ السلام۔ من حق المسلم على المسلم رد السلام۔ ح: ٢١٦٢

2. مقروض [۲۷۵] یا کبیرہ گناہ کے مرتکب شخص کا جنازہ مقتدر اہل علم ورع نہ پڑھیں، [۲۷۶] البتہ اگر وہ تائب ہو جائے تو پھر پڑھ سکتے ہیں۔[۲۷۷]

3. نابالغ بچہ کا جنازہ پڑھنا فرض نہیں ہے، رسول اللہ ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ عنہ کا جنازہ نہیں پڑھایا تھا جبکہ انکی عمر ۱۸ ماہ تھی ۔[۲۷۸]

4. نابالغ بچہ اور ساقط جنین کا جنازہ پڑھا بھی جاسکتا ہے۔[۲۷۹]

5. نماز جنازہ مسجد میں بھی پڑھا جاسکتا ہے، [۲۸۰] اسی طرح قبر پر بھی جنازہ پڑھنا درست ہے۔[۲۸۱]

6. نماز جنازہ میں نمازیوں کی تعداد جسقدر زیادہ ہو گی میت کو اتنا ہی فائدہ ہے ۔[۲۸۲]

7. جس میت کے حق میں دو یا زائد مؤمن گواہی دے دیں اسکے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔[۲۸۳]

8. عورتیں بھی نماز جنازہ پڑھ سکتی ہیں۔[۲۸۴]

9. نماز جنازہ میں صفیں طاق ہونا ضروری نہیں ![۲۸۵]

---

(۲۷۵) بخاری۔ کتاب الجنائز ۔ باب الصلاۃ علی المدیون ۔ ح: ۱۰۶۹

(۲۷۶) أبو داود۔ کتاب الجنائز ۔ باب الإمام لا یصلی علی من قتل نفسه ۔ ح: ۳۱۸۵

(۲۷۷) مسلم۔ کتاب الحدود ۔ باب من اعترف علی نفسه بالزنا ۔ ح: ۱۶۹۶

(۲۷۸) أبو داود ۔ کتاب الجنائز ۔ باب فی الصلاۃ علی الطفل ۔ ح: ۳۱۸۷

(۲۷۹) أبو داود ۔ کتاب الجنائز ۔ باب المشی أمام الجنازۃ ۔ ح: ۳۱۸۰

(۲۸۰) مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد۔ح: ۹۳۸

(۲۸۱) بخاری ۔ کتاب الصلاۃ ۔ باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذی والعیدان۔ح: ۴۵۸

(۲۸۲) مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب من صلی علیه مائة شفعوا فیه ۔ ح : ۹۴۷

(۲۸۳) بخاري ۔ کتاب الجنائز ۔ باب ثناء الناس علی المیت ح ۱۳۶۸

(۲۸۴) مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الصلاۃ علی الجنازۃ فی المسجد۔ح: ۹۳۸

(۲۸۵) مستدرک حاکم ج۱ ص۵۱۹ ۔ ح: ۱۳۵۰

(10) جب جنازہ پڑھنے والے صرف دو شخص ہوں تو امام آگے اور مقتدی اسکے پیچھے کھڑا ہو گا۔ اور اگر جنازہ میں ایک بھی عورت شریک ہو وہ مردوں سے پیچھے علیحدہ صف بنائے۔[۲۸۶]

(11) اگر جنازہ میں میتیں مردوں اور عورتوں کی ملی جلی ہوں تو مردوں کو امام والی جانب اور عورتوں کی میتوں کو قبلہ کی جانب رکھا جائے گا۔[۲۸۷]

نماز جنازہ کی امامت اور طریقہ

(1) نماز جنازہ پڑھانے کے حقدار بالترتیب وہی لوگ ہیں جو دیگر فرائض پڑھانے کے حقدار ہیں۔[۲۸۸]

(2) امام عورت کے درمیان میں اور مرد کے سر کے برابر کھڑا ہو۔[۲۸۹]

(3) نماز جنازہ پر زیادہ سے زیادہ نو تکبیرات کہی جاسکتی ہیں۔[۲۹۰]

(4) نماز جنازہ کی ہر تکبیر کے ساتھ رفع الیدین کریں۔[۲۹۱]

(5) نماز جنازہ کی نیت کرنا فرض ہے، نیت دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔[۲۹۲]

---

(۲۸۶) حواله سابقه .

(۲۸۷) أبو داود ـ كتاب الجنائز ـ باب إذا حضر جنائز الرجال ونساء من يقدم ح : ٣١٩٣

(۲۸۸) دیکھیے حاشیہ نمبر (۸۳)

(۲۸۹) ترمذی ـ كتاب الجنائز۔ باب ما جاء أين يقوم الإمام من الرجل و المرأة ـ ح: ۱۰۳۴

(۲۹۰) شرح معانی الآثا ـ كتاب الجنائز ـ باب الصلاة على الشهداء ـ جـ۱ ص ۵۰۳ـ ح: ۲۸۸۷

(۲۹۱) كتاب العلل للدارقطنى ـ جـ۱۲ صـ ۳۴۸ حـ۲۷۷۵ ، جـ۱۳ صـ ۲۱ ـ ح: ۲۹۰۸

6. نماز جنازہ جہرا بھی پڑھا جا سکتا ہے[۲۹۳] اور سرا بھی۔[۲۹۴]

7. پہلی تکبیر کے بعد[۲۹۵] سینہ پر ہاتھ باندھ کر یہ دعا پڑھیں: «**اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالبَرَدِ**»[۲۹۶]

یا یہ دعا پڑھیں: «**سُبْحَانَكَ اللهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، تَبَارَكَ اسْمُكَ، وَتَعَالَى جَدُّكَ، وَلَا إِلَهَ غَيْرُكَ**» تین مرتبہ: «**لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**» اور تین مرتبہ: «**اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا**»[۲۹۷]

۔

8. پھر ان الفاظ کے ساتھ استعاذہ کریں: «**أَعُوذُ بِاللَّهِ السَّمِيعِ الْعَلِيمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ مِنْ هَمْزِهِ، وَنَفْخِهِ، وَنَفْثِهِ**»[۲۹۸]

9. بسم اللہ سمیت سورۃ الفاتحہ پڑھیں۔[۲۹۹]

10. بسم اللہ آہستہ اور بلند آواز سے پڑھنا، دونوں طرح درست ہے۔[۳۰۰]

---

(۲۹۲) بخاری ۔ کتاب بدء الوحی ۔ح: ۱
(۲۹۳) بخاری ۔ کتاب الجنائز ۔ باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة ۔ ح :۱۳۳۵
(۲۹٤) نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹
(۲۹٥) نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹
(۲۹٦) بخاری۔ کتاب الأذان۔ باب ما يقول بعد التكبير۔ ح: ۷۴۴
(۲۹۷) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب حجة من قال: لا يجهر بالبسملة۔ ح: ۳۹۹
(۲۹۸) ابوداؤد۔ کتاب الصلاۃ۔ باب من رأى الاستفتاح بسبحانك اللهم۔ ح: ۷۷۵
(۲۹۹) بخاری ۔ کتاب الجنائز ۔ باب قراءة فاتحة الكتاب على الجنازة ۔ ح :۱۳۳۵
(۳۰۰) مسلم۔ کتاب الصلاۃ۔ باب حجة من قال: لا يجهر بالبسملة۔ ح: ۳۹۹

11 سورۃ الفاتحہ کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ (۳۰۱)

12 جب امام [غَيۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَيۡهِمۡ وَلَا الضَّآلِّيۡنَ۠ ۰۰۷] کے بعد آمین کہے تو مقتدی بھی بلند آواز سے آمین کہیں۔ (۳۰۲)

13 جب امام جہری قراءت کرے تو مقتدی سورۃ الفاتحہ کے علاوہ اور کچھ قراءت نہ کریں۔ (۳۰۳)

14 فاتحہ کے بعد کچھ مزید بھی تلاوت کریں (۳۰۴)

15 دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھیں۔ (۳۰۵)

16 مقتدی بھی دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھیں۔ (۳۰۶)

❀ «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ» (۳۰۷)

---

(۳۰۱) بخاری۔ كتاب الأذان۔ باب وجوب القراءة للإمام والمأموم۔ ح: ۷۵۶

(۳۰۲) بخاری۔ كتاب الأذان۔ باب جهر الإمام بالتأمين۔ ح: ۷۸۰

(۳۰۳) ابوداؤد۔ كتاب الصلاة۔ باب من ترك القراءة في صلاته بفاتحة الكتاب۔ ح: ۸۲۳

(۳۰٤) مسلم ۔ کتاب الصلاۃ ۔ باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ فی کل رکعۃ ح: ۳۹۴، نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۷

(۳۰۵) نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹، السنن الکبری للبیہقی ۔جـ۴ صـ ۶۵ ح:۶۹۶۲

(۳۰٦) نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹، السنن الکبری للبیہقی ۔جـ۴ صـ ۶۵ ح:۶۹۶۲

(۳۰۷) بخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء ۔ باب قول اللہ تعالی : واتخذ اللہ إبراهیم خلیلا۔ ح: ۳۳۶۹

❀ «اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ، وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ»[۳۰۸]

17. تیسری تکبیر کے بعد[۳۰۹] میت کے لیے خلوص دل سے جو چاہیں دعاء کریں ۔[۳۱۰]

18. چند مسنون دعائیں یہ ہیں:

❀ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ۔[۳۱۱]

❀ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ۔[۳۱۲]

---

(۳۰۸) بخاری۔ کتاب أحادیث الأنبیاء۔ باب قول اللہ تعالی: واتخذ اللہ إبراهیم خلیلا۔ ح: ۳۳۷۰

(۳۰۹) نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹، السنن الکبری للبیہقی ۔جـ۴ صـ ۶۵ ح:۶۹۶۲

(۳۱۰) أبو داود ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء للمیت ۔ ح :۳۱۹۹

(۳۱۱) مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء للمیت فی الصلاۃ ۔ ح : ۹۶۳

(۳۱۲) ابن ماجه ۔ کتاب ما جاء فی الجنائز ۔ باب ما جاء فی الدعاء فی الصلاۃ علی الجنازۃ ۔ ح :۱۴۹۹

۞ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا اللَّهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِيمَانِ اللَّهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ۔[۳۱۳]

(19) چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔[۳۱۴]

(20) آخری تکبیر اور سلام کے درمیان بھی دعاء کرنا مسنون ہے۔[۳۱۵]

(21) چار سے زائد تکبیرات کہنا ہوں تو تیسری تکبیر اور اسکے بعد والی ہر تکبیر کے بعد دعاء کریں اور آخری کے بعد سلام پھیر دیں۔[۳۱۶]

(22) سلام دونوں طرف بھی پھیرا جاسکتا ہے[۳۱۷] اور ایک سلام پر بھی اکتفاء کیا جاسکتا ہے[۳۱۸]۔

(23) جو شخص نماز جنازہ میں دوسری یا تیسری تکبیر کے بعد شامل ہو وہ بالترتیب نماز جنازہ ادا کرے گا۔[۳۱۹]

---

[۳۱۳] نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹، السنن الکبری للبیہقی ۔جـ۴ صـ ۶۵ ح:۶۹۶۲

[۳۱۴] نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹

[۳۱۵] سنن الکبری للبیہقی ۔ جـ۴ صـ۵۸ ح :۶۹۳۷

[۳۱۶] نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹، السنن الکبری للبیہقی ۔جـ۴ صـ ۶۵ ح:۶۹۶۲

[۳۱۷] مسلم ۔ کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ ۔ باب السلام للتحلیل من الصلاۃ ۔ ح :۵۸۱

[۳۱۸] أبو داود ۔ کتاب الصلاۃ۔ باب فی صلاۃ اللیل ۔ ح :۱۳۳۶

[۳۱۹] نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الدعاء ۔ ح :۱۹۸۹، السنن الکبری للبیہقی ۔جـ۴ صـ ۶۵ ح:۶۹۶۲

❁ مثلا: ایک شخص نماز جنازہ میں اس وقت شریک ہوا جب امام صاحب دوسری تکبیر کہہ کر درود پڑھ رہے تھے تو یہ پہلی تکبیر کہہ کر ثناء و فاتحہ وغیرہ پڑھے گا پھر امام صاحب تیسری تکبیر کے بعد دعائیں کریں گے تو یہ دوسری تکبیر کہہ کر درود پڑھے گا پھر امام صاحب چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں گے تو یہ تیسری تکبیر کہہ کر دعائیں مانگے گا اور پھر اسکے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر سلام پھیرے گا۔

(24) نماز جنازہ کے فورا بعد دعاء کرنا ثابت نہیں۔

(25) تین اوقات میں نماز جنازہ پڑھنا ممنوع ہے:[۳۲۰]

(۱) جب سورج طلوع ہو رہا ہو۔

(۲) جب سورج بالکل سر کے اوپر ہو یعنی نصف النہار کے وقت۔

(۳) جب سورج غروب ہو رہا ہو۔

جنازہ کو لے کر چلنے کے احکام:

(1) مسلمان کے جنازہ کے ساتھ جانا واجب ہے۔[۳۲۱]

(2) سوار آدمی جنازہ کے پیچھے چلیں، البتہ پیادہ جنازہ کے قریب قریب اسکے آگے، پیچھے، دائیں اور بائیں چل سکتا ہے،[۳۲۲] لیکن اگر پیدل چلنے والا بھی پیچھے ہی رہے تو زیادہ بہتر ہے۔[۳۲۳]

---

[۳۲۰] مسلم ۔ كتاب صلاة المسافرين وقصرها ۔ باب الأوقات التى نهى عن الصلاة فيها ۔ ح :۸۳۱

[۳۲۱] مسلم۔ كتاب السلام ۔ باب من حق المسلم للمسلم رد السلام ۔ ح: ۲۱٦۲

[۳۲۲] أبو داود ۔ كتاب الجنائز ۔ باب المشى أمام الجنازة ۔ ح: ۳۱۸۰

3. جب تک جنازہ کو کندھوں سے اتار کر نہ رکھا جائے اسوقت تک جنازہ کے ساتھ چلنے والے نہ بیٹھیں ۔ (۳۲۴)
4. جنازہ کے ساتھ کلمہ شہادت کی آوازیں لگانا ناجائز اور مردود عمل ہے۔ (۳۲۵)
5. عورتیں جنازہ کے ساتھ نہ چلیں ۔ (۳۲۶)

دفن میت اور قبر کے احکامات

1. میت کو دفن کرنا فطری عمل ہے ۔ (۳۲۷)
2. کافر کی میت کو بھی دفن کیا جائے ۔ (۳۲۸)
3. مسلمان اور کافر میت کو ایک ساتھ نہ دفنایا جائے۔ (۳۲۹)
4. گھروں اور مسجدوں میں میت کو دفن نہ کیا جائے۔ (۳۳۰)
5. شہداء کو وہیں دفن کیا جائے جہاں وہ شہید ہوئے ہیں۔ (۳۳۱)

---

(۳۲۳) مسلم۔ کتاب السلام ۔ باب من حق المسلم للمسلم رد السلام ۔ ح: ۲۱۶۲
(۳۲٤) بخاری ۔ کتاب الجنائز ۔ باب من تبع جنازة فلا يقعد حتى توضع عن مناكب الرجال۔ ح: ۱۳۱۰
(۳۲۵) بخاری ۔ کتاب الصلح ۔ باب إذا اصطلحوا على صلح جور فالصلح مردود ۔ ح: ۲۶۹۷
(۳۲٦) بخاری ۔ کتاب الجنائز ۔ باب اتباع النساء الجنائز ۔ح: ۱۲۷۸
(۳۲۷) سورة المائدة :۳۱
(۳۲۸) أبو داود ۔ کتاب الجنائز۔ باب الرجل يموت له قربة مشرك ۔ ح: ۳۲۱۴
(۳۲۹) أبو داود ۔ کتاب الجنائز ۔ باب المشى فى النعل بين القبور۔ ح: ۳۲۳۰
(۳۳۰) بخاري ۔ کتاب الأذان ۔ باب كراهية الصلاة فى المقابر ۔ ح: ۴۳۲
(۳۳۱) مسند احمد ۔ ح: ۱۴۸۵۷

6. اگر شہداء کو مقتل سے دوسری جگہ منتقل بھی کر دیا جائے تو بھی انہیں واپس مقتل میں ہی لوٹا دیا جائے اور وہیں دفن کیا جائے۔(۳۳۲)

7. کسی مجبوری کے بغیر رات کے وقت میت کو دفن نہ کیا جائے (۳۳۳)

8. قبر لحد (سامی) اور شق (دھانے) والی دونوں طرح درست ہے۔(۳۳۴)

9. البتہ لحد والی قبر افضل و بہتر ہے۔(۳۳۵)

10. قبر کو گہرا، کشادہ، اور عمدہ بنایا جائے۔(۳۳۶)

11. میت کو قبر میں اسکا کوئی قریبی رشتہ دار اتارے(۳۳۷)، بہتر ہے کہ اس نے رات مقارفت (جماع / مجامعت) بھی نہ کی ہو(۳۳۸) البتہ کوئی غیر محرم مرد بھی عورت کی میت کو قبر میں اتار سکتا ہے(۳۳۹)۔

12. میت کو قبر کی پائنتی (پاؤں والی جانب) سے قبر میں داخل کریں۔(۳۴۰)

13. میت کو قبر میں اتارتے ہوئے یہ دعاء پڑھیں: [بِسْمِ اللَّهِ وَعَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ]۔(۳۴۱)

---

(۳۳۲) مسند احمد ۔ ح: ۱۴۸۵۷
(۳۳۳) مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب فی تحسین کفن المیت۔ ح: ۹۴۳
(۳۳٤) مسند احمد۔ جـ۳ صـ۱۳۹۔ ح : ۱۲۰۰۷
(۳۳٥) مسلم ۔ کتاب الجنائز۔ باب فی اللحد ونصب اللبن علی المیت ۔ ح: ۹٦٦
(۳۳٦) نسائی ۔ کتاب الجنائز ۔ باب ما یستحب من إعماق القبر ۔ ح: ۲۰۱۰
(۳۳۷) سورة الأنفال: ۷۴
(۳۳۸) بخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب من یدخل قبر المرأة۔ ح: ۱۳۴۲
(۳۳۹) بخاری۔ کتاب الجنائز۔ باب من یدخل قبر المرأة۔ ح: ۱۳۴۲
(۳٤۰) ابوداؤد۔ کتاب الجنائز۔ باب فی المیت یدخل من رجلیه۔ ح: ۳۲۱۱
(۳٤۱) ابوداؤد۔ کتاب الجنائز۔ باب فی الدعاء للمیت إذا وضع فی قبره۔ ح: ۳۲۱۳

14 میت کو دائیں کروٹ قبلہ رخ لٹائیں۔[(٣٤٢)]

15 قبر کو کچی اینٹوں سے بند کریں۔[(٣٤٣)]

16 قبر زمین سے تقریبا ایک بالشت اونچی ہو۔[(٣٤٤)]

17 قبر کوہان نما بنائیں۔[(٣٤٥)]

18 قبر مکمل ہو جانے کے فورا بعد میت کے لیے ثابت قدمی کی دعاء کریں۔[(٣٤٦)]

اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْآخِرَةِ۔[(٣٤٧)]

19 قبر پر بطور نشانی کوئی پتھر وغیرہ رکھا جا سکتا ہے۔[(٣٤٨)] لیکن قبر کتبہ لگانا یا لکھنا، اس پر بیٹھنا، اور اسے روندنا منع ہے۔[(٣٤٩)]

20 قبر کو پختہ کرنا، اس پر عمارت بنانا،[(٣٥٠)] اور اس میں اضافہ کرنا ممنوع ہے۔[(٣٥١)]

قبروں کی زیارت کے احکامات

---

(٣٤٢) ابوداؤد۔ کتاب الوصایا۔ باب ما جاء فی تشدید أکل مال الیتیم۔ ح: ٢٨٧٥

(٣٤٣) مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب النهی عن تجصیص القبر والبناء علیه ح:٩٧٠

(٣٤٤) مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الأمر بتسویة القبر ح:٩٦٩

(٣٤٥) بخاری ۔ کتاب الجنائز ۔ باب ما جاء فی قبر النبی ﷺ وأبی بکر وعمر ؓ ۔ ح :١٣٢٥

(٣٤٦) أبو داود ۔ کتاب الجنائز ۔ باب الاستغفار عند القبر للمیت ۔ ح :٣٢٢١

(٣٤٧) سورة إبراهیم :٢٧، بخاری۔کتاب الجنائز باب ماجاء فی عذاب القبر۔ح:١٣٦٩

(٣٤٨) أبو داود ۔ کتاب الجنائز ۔ باب فی جمع الموتی فی القبر والقبر یعلم ۔ ح :٣٢٠٦

(٣٤٩) ترمذی۔ کتاب الجنائز ۔ باب ما جاء فی کراهیة تجصیص القبور والکتابة علیها ۔ ح :١٠٥٢

(٣٥٠) مسلم ۔ کتاب الجنائز باب النهی عن تجصیص القبر والبناء علیه۔ ح :٩٧٠

(٣٥١) أبو داود ۔ کتاب الجنائز باب فی البناء علی القبر۔ ح :٣٢٢٥

1 قبروں کی زیارت کرنا مستحب ہے ،[۳۵۲] اس سے آخرت کی یاد تازہ ہوتی ہے۔[۳۵۳]

2 عورتیں بھی قبروں کی زیارت کرسکتی ہیں۔[۳۵۴] البتہ خواتین بکثرت قبروں کی زیارت نہ کریں۔[۳۵۵]

3 مردوں اور عورتوں سبھی کے لیے سفر کرکے قبروں کی زیارت کی نیت سے جانا ممنوع ہے۔[۳۵۶]

4 قبرستان میں کسی قسم کی فضول بات کرنا ممنوع ہے ۔[۳۵۷] بالخصوص ایسی باتوں سے پرہیز کریں جو رب کی ناراضگی کا باعث ہوں۔[۳۵۸]

5 قبرستان میں جاکر یوں دعاء کریں: **السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ [وَيَرْحَمُ اللَّهُ الْمُسْتَقْدِمِينَ مِنَّا وَالْمُسْتَأْخِرِينَ[۳۵۹]] وَإِنَّا إِنْ شَاءَ**

---

(۳۵۲) مسلم۔ کتاب الجنائز باب استئذان النبی صلی اللہ علیه وسلم ربه فی زیارة قبر أمه ۔ ح ۹۷۶:
(۳۵۳) ترمذی ۔ أبواب الجنائز باب ما جاء فی الرخصة فی زیارة القبور ح :۱۰۵۴
(۳۵٤) مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها ۔ ح :۹۷۴
(۳۵۵) ترمذی ۔ أبواب الجنائز باب ما جاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء ح :۱۰۵٦
(۳۵٦) بخاری۔ کتاب الجمعة ۔باب فضل الصلاة فی مسجد مکة والمدینة ۔ ح :۱۱۸۹
(۳۵۷) مستدرک حاکم۔ کتاب الجنائز۔ ج۱ ص۵۳۲ ۔ ح: ۱۳۹۳
(۳۵۸) کشف الأستار عن زوائد البزار۔ کتاب الجنائز۔ باب فی زیارة القبور۔ج۱ ص۴۰۷ ۔ ح: ۸٦۱
(۳۵۹) مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب ما یقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها ۔ ح :۹۷۴

اللّٰهُ لَلَاحِقُونَ[أَنْتُمْ لَنَا فَرَطٌ وَنَحْنُ لَكُمْ تَبَعٌ(۳۶۰)] أَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔(۳۶۱)

6 مؤمن اہل قبور کے لیے ہاتھ اٹھا کر رحمت و مغفرت کی دعاء کریں۔(۳۶۲)

7 قبرستان میں قرآن مجید کی تلاوت ممنوع ہے۔(۳۶۳)

8 قبر پر بیٹھنا، اور اس پر چلنا منع ہے۔(۳۶۴) بلکہ کسی انگارے پر بیٹھنا جو کپڑوں کو جلا کر جسم تک جا پہنچے قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے۔(۳۶۵)

9 قبر پر جانور ذبح کرنا حرام ہے۔(۳۶۶)

10 قبروں پر سجدہ کرنا حرام اور ملعون عمل ہے ۔(۳۶۷)

11 قبرستان میں نماز پڑھنا ممنوع ہے۔(۳۶۸)

12 مدفون شخص کی قبر پر جنازہ پڑھنا درست ہے۔(۳۶۹)

13 قبروں پر میلہ و اجتماع کرنا ممنوع ہے۔(۳۷۰)

---

(۳۶۰) نسائی۔ کتاب الجنائز۔ باب الأمر بالاستغفار للمؤمنين ۔ ح :۲۰۴۰

(۳۶۱) مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها ۔ ح :۹۷۵

(۳۶۲) مسلم۔ کتاب الجنائز۔ باب ما يقال عند دخول القبور والدعاء لأهلها ۔ ح :۹۷۴

(۳۶۳) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين وقصرہا۔ باب استحباب صلاة النافلة فی بيته.....۔ ح: ۷۸۰

(۳٦٤) ترمذی۔ کتاب الجنائز ۔ باب ما جاء فی کراہية تجصيص القبور والكتابة عليها ۔ ح :۱۰۵۲

(۳٦٥) مسلم۔ کتاب الجنائز ۔ باب النهی عن الجلوس علی القبر والصلاة عليه ۔ ح :۹۷۱

(۳٦٦) ابوداود ۔ کتاب الجنائز۔ باب کراہية الذبح عند القبر ۔ ح: ۳۲۲۲

(۳٦٧) بخاری ۔ کتاب الجنائز ۔ باب ما يكره من اتخاذ المساجد على القبور۔ ح: ۱۳۳۰

(۳٦٨) مسلم۔ کتاب صلاة المسافرين وقصرہا۔ باب استحباب صلاة النافلة فی بيته.....۔ ح: ۷۸۰

(۳٦٩) بخاری۔ کتاب الصلاة۔ باب کنس المسجد والتقاط الخرق والقذى والعيدان۔ ح: ۴۵۸

(۳۷۰) ابوداؤد۔ کتاب المناسک۔ باب زيارة القبور۔ ح: ۲۰۴۲

14 قبر پر سالانہ یا وقتاً فوقتاً کچی مٹی وغیرہ سے لیپ کرنا، چادر وغیرہ چڑھانا، یا ٹہنیاں وغیرہ لگانا منع ہے۔[۳۷۱]

15 ایسی قبر جس کا نشان تک مٹتا جا رہا ہو اس کی اصلاح کی جا سکتی ہے۔[۳۷۲]

---

[۳۷۱] أبو داود ۔ کتاب الجنائز باب فی البناء علی القبر۔ ح :۳۲۲۵

[۳۷۲] مسلم ۔ کتاب الجنائز ۔ باب النهی عن تجصیص القبر والبناء علیه ح:۹۷۰